سوال

(18) حضور ﷺ کی تجہیز و تکفین میں تاخیر کیوں ہوئی؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مغربی جرمنی سے محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں۔ کیا نبی کریم ﷺ کا جنازہ تین دن تک رہا؟ اگر ایسا ہوا تو کیوں ہوا؟ جب کہ آپ ﷺ کا حکم ہے کہ جنازہ جلدی لے جایا کرو۔ پھر صحابہ کرامؓ نے آپ کو جلد دفن کیوں نہ کیا جواب تحریر کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ غلط ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تجہیز و تکفین تین دن تاخیر سے ہوئی بلکہ اصل صحیح بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کی رحلت پیر کے دن ہوئی اور آپ ﷺ کی تدفین دوسرے دن رات کو ہوئی۔ اس طرح تقریباً رحلت پاک سے ۳۲ گھنٹے بعد تدفین مبارک عمل میں آئی۔ اب یہ جو تاخیر ہوئی اس کی دو تین وجوہ ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کے جس حجرے میں وفات پائی تھی جنازہ اس حجرے سے باہر نہیں نکالا گیا اور جب اہل ایمان نماز کے لئے ہر طرف سے ٹوٹ پڑے تو جگہ تنگ ہونے کہ وجہ سے انہوں نے باری باری اندر جانا شروع کیا۔ نماز میں امام بھی کوئی نہیں تھا پہلے اہل خاندان نے جنازہ پڑھا۔ پھر مہاجرین نے 'پھر انصار نے۔ اسی طرح مردوں' عورتوں اور بچوں نے الگ الگ اندر جا کر جنازہ پڑھا۔ یہ سلسلہ تقریباً ایک رات اور دن برابر جاری رہا۔

(۲) دوسری وجہ یہ تھی کہ محبت و عقیدت کی شدت کی بنا پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ آپ ﷺ نے اس دنیا کو الوداع کہہ دیا ہے۔ حضرت عمرؓ کا تو شدت غم سے یہ حال تھا اور جذبات محبت و عقیدت کی یہ کیفیت تھی کہ تلوار کھینچ لی اور فرمانے لگے جو یہ کہے آنحضرت ﷺ وفات پا گئے میں اس کا سر قلم کردوں گا۔ اس بارے میں صحابہ کرام میں کافی اضطراب اور پریشانی تھی۔ اسی اثناء میں حضرت ابو بکر صدیقؓ تشریف لائے۔

لوگوں نے حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں بتایا کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے چہرہ مبارک سے چادر ہٹا کر آپ کا بوسہ لیا۔ آنکھوں میں آنسو آگئے اور کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ اے اللہ کے نبی ﷺ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ آپ پر دو موتیں کبھی نہیں جمع کرے گا۔ بس ایک ہی موت تھی جو آپ کے لئے لکھی گئی تھی اور آپ کو حاصل ہو چکی۔ آپ ﷺ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں پاکیزہ ہیں۔

اس کے بعد صدیق اکبرؓ باہر تشریف لائے تو دیکھا حضرت عمر لوگوں میں تقریر کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو پھر زندہ کرے گا اور آپ مفسد لوگوں کے ہاتھ پیر کاٹیں گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے ان سے کہا اے قسم کھانے والے بیٹھ جاؤ۔ حضرت عمرؓ نے کوئی توجہ نہ دی۔ حضرت ابو بکرؓ نے دوبارہ کہا مگر وہ پھر بھی نہ بیٹھے۔ اس پر

سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنا خطاب شروع کردیا تو لوگ ان کی طرف متوجہ ہوگئے اور تھوڑی دیر کے بعد حضرت عمرؓ بھی بیٹھ گئے اور حضرت صدیق اکبرؓ کی تقریر سننے لگے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے حمدوثناء کے بعد وہ تاریخی الفاظ کہے جو وفات النبی ﷺ کے بارے میں ہمیشہ کے لئے سند قرار پائے۔ فرمایا:

من کان یعبد محمدا فان محمدا قدمات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت (ابن ماجہ مترجم ج۔ اکتاب الجنائز باب وفات النبی ص ۸۰۶) ''جو کوئی محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو آپ وفات پاچکے ہیں اور جو کوئی اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا تو اس کا معبود آج بھی زندہ ہے اور کبھی وفات نہیں پائے گا اور اللہ عزوجل فرماتا ہے۔'' (إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ) (الزمر: ۳۰) ''آپ یقیناً وفات پانے والے ہیں اور یہ بھی مرنے والے ہیں۔'' پھر یہ آیت کریمہ پڑھی۔

وَما مُحَمَّدٌ إِلّا رَسولٌ قَد خَلَت مِن قَبلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِي۟ن ماتَ أَو قُتِلَ انقَلَبتُم عَلىٰ أَعقـٰبِكُم ۚ وَمَن يَنقَلِب عَلىٰ عَقِبَيهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيـًٔا... ١٤٤ ... سورة آل عمران

''اور محمد اللہ کے رسول ہی تو ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو (کفر کی طرف) الٹے پاؤں پھر جائے گا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا اللہ شکر گزاروں کو اجر عظیم دیتا ہے۔''

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اللہ کی قسم اس وقت شدت غم اور پریشانی کے عالم میں لوگوں کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ کسی کو یہ یاد ہی نہیں رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے یہ آیت تلاوت کی تو ان سے سن کر لوگوں کو یہ آیت یاد آئی۔ پھر ہر شخص کی زبان پر یہی آیت تھی۔ تمام صحابہ کرامؓ اس کی تلاوت کر رہے تھے اور بے اختیار رو رہے تھے۔

(یہ واقعہ صحیح بخاری شریف کتاب الجنائز مناقب ابی بکر اور کتاب المغازی میں موجود ہے)

جب حضرت عمر فاروقؓ نے یہ آیت سنی اور انہیں بھی یقین آگیا کہ رسول اکرم ﷺ کا انتقال ہوگیا تو وہ کھڑے نہ رہ سکے شدت غم سے نڈھال ہوکر زمین پر گر پڑے۔ (بخاری شریف)

لہٰذا تاخیر کا سبب یہ واقعہ بھی بنا۔

(۳) سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی اس موقع پر اس کیفیت اور مصروفیت کے باعث قبر کنی کا کام بھی غسل و کفن کے بعد شروع ہوا۔ اس لئے بھی کچھ دیر انتظار کرنا پڑا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص101

محدث فتویٰ